اور میں دو علماء بیشہ ہیں کہ جنکی اکثر ارباب لیاقت و اصحاب خبرت
و فراست کو ضرورت ہوا کرتی ہے اگر کتب معتبرہ سے علیٰ
سبیل الاختصار انتخاب کرکے ہدیۂ ناظرین کیا جاوے تو حسب
استفادہ خاص و رفاہ عام ہوگا - اور یہ بھی خیال میں تھا کہ کوئی
ایسا نام رکھا جاوے کہ اسم سے حال مسمیٰ بے تامل مستفاد ہو
الحمد للہ والمنہ کہ بعنایت ایزدی بہت قلیل زمانے میں گوہر
مقصود ہاتھ آیا یعنے اکثر کتب بینی میں مضامین مرکوزۂ خاطر
کتب مندرجہ ذیل سے انتخاب کرکے یکجا کر دیا -

میں اپنے اس دو مہینے کے رفیق کو بنام لبّ التواریخ
موسوم کرکے مہجور الوصال ہوا - اس نتیجۂ عرق ریزی کا نام
باعتبار سنۂ تالیف تاریخ اوّلین ہے -

— [illegible]

ناظرین !! - اگر آپ کسی جگہ غلطی یا بھول چوک پاویں اصلاح فرماویں یا دامن عفو

ماخذِ کتاب ہٰذا

(۱) تاریخ الخلفا — از امام جلال الدین سیوطی رح۔
(۲) مسامرات الابرار — از حضرت محی الدین بن العربی
(۳) نزہتہ المجالس — از شیخ عبدالرحمن شافعی۔
(۴) بدائع زہور —
(۵) کشف الظنون عن اسامی الکتب والفنون
از ملا کاتب چلپی۔

آغاز مقصود

جاننا چاہئے کہ حضرت محی الدین بن العربی نے مسامرات
مین لکھا ہے کہ ابن عباس سے روایت ہی کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم آدمؑ کے پانچھزار پانچسو چھہتر سال کے
بعد پیدا ہوئے۔

کلبی نے اس کلام کی تفصیل یوں بیان کی ہے کہ آدمؑ
کے بارہ سو برس بعد نوحؑ پیدا ہوئے
١٢٠٠
نوح علیہ السلام کے گیارہ سو برس بعد ابراہیمؑ پیدا ہوئے
١١٠٠
ابراہیم علیہ السلام کے پانچسو پچھتر برس بعد موسیٰؑ پیدا ہوئے
٥٧٥
موسیٰ علیہ السلام کے گیارہ سو اناسی برس بعد داؤدؑ پیدا ہوئے
١١٧٩
داؤد علیہ السلام کے تیرہ سو پینسٹھ برس بعد عیسیٰؑ پیدا ہوئے
١٣٦٥
عیسیٰ علیہ السلام کے چھ سو برس بعد جناب خاتم النبیین
٦٠٠
محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم پیدا ہوئے۔
واقدی نے کہا کہ آدم علیہ السلام کے دنیا میں تشریف
لانیکے چار ہزار چھ سو برس بعد پیدائش محمد ابن عبداللہ
٤٦٠٠
ابن عبدالمطلب کی ہوئی۔ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔
محمد ابن اسحٰق نے کہا کہ بعد نزول آدم علیہ السلام کے

۵۴۲۶
پانچہزار چار سو چھبیس برس بعد محمد صلی اللہ علیہ وسلم پیدا ہوئے

۵۶۰۰
وہب ابن منبہ نے کہا کہ نزول کے پانچہزار چھ سو برس کے بعد محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پیدا ہوئے۔

۱۲۰۰
محمد ابن اسحق نے کہا کہ آدمؑ کے بارہ سو برس کے بعد نوحؑ پیدا ہوئے۔

۱۱۴۲
نوحؑ کے گیارہ سو بیالیس برس بعد ابراہیمؑ پیدا ہوئے۔

۵۷۵
ابراہیمؑ کے پانچسو پچھتر برس بعد موسیٰؑ پیدا ہوئے۔

۵۷۹
موسیٰؑ کے پانچسو اونہتر برس بعد داودؑ پیدا ہوئے۔

۱۳۶۵
داودؑ کے تیرہ سو پینسٹھ برس بعد عیسےٰؑ پیدا ہوئے۔

۶۰۰
عیسےٰؑ کے چھ سو برس احمد مجتبےٰ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پیدا ہوئے۔

فارس کے مجوسیوں کی تاریخ میں ہے کہ بعد نزول آدم کے
چار ہزار ایک سو بیاسی برس دس ماہ انیس یوم کے بعد احمد
مجتبےٰ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیدایش ہوئی۔
اصحاب ریحان[ف] کی تاریخ میں ہے کہ طوفان نوح کے
تین ہزار سات سو پچیس برس فارسی اور تین سو انچاس
دنوں کے بعد ہجرت واقع ہوئی۔
تاریخ یہود میں ہے کہ چار ہزار چھ سو بیالیس سال طوفان
کے بعد ہجرت واقع ہوئی۔
تاریخ نصارائے یونان میں ہے کہ پانچ ہزار سات
سو بہتر سال اور چند مہینے طوفان کے بعد ہجرت واقع
ہوئی۔

عف یہ لوگ صاحب ایمان نہ تھے۔

۵۴۲۶
پانچہزار چار سو چھبیس برس بعد محمد صلی اللہ علیہ وسلم
پیدا ہوئے

۵۶۰۰
وہب ابن منبہ نے کہا کہ نزول کے پانچہزار چھہ سو برس کے
بعد محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پیدا ہوئے۔

۱۲۰۰
محمد ابن اسحٰق نے کہا کہ آدمؑ کے بارہ سو برس کے بعد
نوحؑ پیدا ہوئے۔

۱۱۴۲
نوحؑ کے گیارہ سو بیالیس برس بعد ابراہیمؑ پیدا ہوئے۔

۵۷۵
ابراہیمؑ کے پانچسو پچھتر برس بعد موسیٰؑ پیدا ہوئے۔

۵۶۹
موسیٰؑ کے پانچسو انہتر برس بعد داؤدؑ پیدا ہوئے۔

۱۳۶۵
داؤدؑ کے تیرہ سو پینسٹھ برس بعد عیسےٰؑ پیدا ہوئے۔

۶۰۰
عیسےٰؑ کے چھہ سو برس احمد مجتبےٰ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم پیدا ہوئے۔

فارس کے مجوسیون کی تاریخ مین ہے کہ بعد نزول آدم کے
۴۱۸۲
چار ہزار ایکسو بیاسی برس دس ماہ اور بیس یوم کے بعد احمد
مجتبےٰ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیدائش ہوئی۔

اصحاب رہبان[ع] کی تاریخ مین ہے کہ طوفان نوح کے
۳۷۲۵
تین ہزار سات سو پچیس برس فارسی اور تین سو اونچاس
دنون کے بعد ہجرت واقع ہوئی۔

۴۶۴۲
تاریخ یہودین ہے کہ چار ہزار چھ سو بیالیس سال طوفان
کے بعد ہجرت واقع ہوئی۔

۵۷۷۵
تاریخ نصاراے یونان مین ہے کہ پانچہزار سات
سو پچتر سال اور چند مہینے طوفان کے بعد ہجرت واقع
ہوئی۔

ع۔ یہ لوگ صاحب ایمان نہ تھے۔

انبیاء علیہم السلام کے مختصر حالات

از آدم تا بہ ہجرت

مورخون نے ذکر کیا ہے کہ عمر آدم علیہ السلام کی ایک ہزار سال کی تھی۔
بعضون نے کہا کہ نو سو تیس سال کی تھی۔
اور بعضون نے کہا کہ آٹھ سو سال کی تھی۔
بدائع زہور مین ہے کہ ثعلبی نے کہا کہ اللہ تعالی نے جب خمیر آدم علیہ السلام کا تیار کیا تو چالیس سال تک اُسپہ بارش ہموم و غموم کی برسائی۔ پھر اُسپر ایک سال تک سرور و فرح کی بارش برسائی۔ اسیلیے غم زیادہ ہوا کرتا ہے فرح سے اور حزن زیادہ ہوا کرتا ہی سرور سے۔

وہب ابن منبہ نے کہا کہ پہلے جسنے افشار سلام کیا وہ آدم ہیں۔ مابین آدم وحوا علیہما السلام کے پانچسو سال تک جدائی تھی۔

شیث علیہ السلام

شیث ابن آدم کی عمر سات سو بارہ سال کی تہی۔
شیث کے معنے عبد اللہ کے ہیں اور یہ لفظ سریانی ہے
ہابیل کے قتل کے ایکسو برس بعد شیث علیہ السلام پیدا ہوئے۔
جسوقت آدم علیہ السلام کا انتقال ہوا اُسوقت شیث علیہ السلام چارسو سال کے تھے۔
بدائع زہور میں ہے کہ شیث علیہ السلام نو سو سال زندہ تھے۔

انوش ابن شیث کی عمر سات سو پینسٹھ سال کی تھی۔

قینان ابن انوش کی عمر سات سو بیس سال کی تھی۔

قینان نے ایک عورت سے نکاح کیا تھا جسکا نام عطنوک

تھا اسی سے مہلائیل پیدا ہوے۔ ۱۲

مہلائیل ابن قینان کی عمر آٹھ سو پنچانوے سال

کی تھی۔ ۱۲

برد ابن مہلائیل کی عمر نو سو باسٹھ سال کی تھی۔

برد ہی کے زمانے میں بت بنائے گئے۔ ۱۲

ادریس پیغمبرؑ

ادریسؑ ابن برد تین سو پچاس سال دنیا میں رہکر آسمان

پر گئے

ادریسؑ کے باپ (برد) بعد ادریس کے آسمان پر جانے

کے چار سو پینتیس سال زندہ تھے۔

بعضوں نے کہا کہ جسوقت ادریس علیہ السلام آسمان پر گئے اُسوقت وہ چار سو پینسٹھ سال کے تھے۔

وہب ابن مُنبہ نے کہا کہ ادریس علیہ السلام جب آسمان پر گئے اُسوقت وہ تین سو پینسٹھ سال کے تھے۔۱۲

متوشلخ ابن ادریس نو سو بیاسی سال زندہ تھے۔۱۲

حضرت نوح علیہ السلام

پیدایش نوح علیہ السلام کی بعد وفات آدم علیہ السلام کے آٹھ سو چھبیس سال کے ہوئی۔

نوح علیہ السلام جسوقت پیغمبر ہوئے۔ اُسوقت اُنکی عمر چار سو اسی سال کی تھی۔ اور جسوقت کشتی پر سوار ہوے اُسوقت اُنکی عمر چھہ سو سال کی تھی۔ اور بعد طوفان کے تین

سو پچاس برس زندہ تھے۔
بعضون نے کہا کہ جب پیغمبر ہوے اُسوقت پچاس سال کے تھے۔
کسائی نے کہا کہ جب نوح علیہ السلام نے کشتی بنانے کا ارادہ کیا تو پروردگار نے اُنکے پاس وحی بھیجی کہ عوج بن عنق سے کہو کہ تمہارے لیے وہ لکڑی لاوے۔ عوج بن عنق نے تمام لکڑیان ایک بار کوفہ سے حیرہ تک لاکر پہونچا دین۔ حیرہ ایک گاؤن بغداد کے قریب ہے۔ فرمایا ابن عباس رضؓ نے کہ کشتی نوح عؑ کی ایکہزار گز لمبی اور چھہ سو گز چوڑی اور تین سو گز بلند تھی
روایت ہے کہ چالیس برس تک نوح علیہ السلام کشتی بنانیمین مصروف تھے۔ اور کشتی مین حضرت

نوح علیہ السلام کے ہمراہ چالیس مرد اور چالیس عورتین تہین - اور پچھلے طبقہ مین آدمیونکو اور دوسرے مین جانورون کو رکھا تھا -

سب کے بعد کشتی مین گدہا داخل ہوا -

نوح ؑ نے آدم و حوا علیہما السلام کے نعش کو بہی ایک تابوت مین رکہکر کشتی مین اپنے ہمراہ لے لیا تہا -

جسوقت اونکا انتقال ہوا اوسوقت عمر اونکی ایک ہزار سال کی تہی -

قران شریف مین ہے کہ نوح ؑ اپنی قوم مین نوسو پچاس سال تہے

اور کشتی نوح ؑ کی پانی پر ایک سو پچاس روز تک تہی -

اور سام بعد نوح کے چھ سو سال تک زندہ تھے

صالح علیہ السلام کا نسب



صالح بن عبید بن اسف بن ماسح بن عبید بن حاذر
ابن ثمود بن جابذ بن ارم بن سام بن نوح علیہ السلام
یہہ موافق فرمانے محی الدین بن العربی کے ہے ۔
صالح علیہ السلام کا جسوقت انتقال ہوا اوسوقت عمر اُنکی
اٹھاوّن ۵۸ سال کی تہی ۔
رشیمہ نے ذکر کیا کہ صالح علیہ السلام دو سو اسی سال
زندہ تھے ۔

ذکر ہود پیغمبر علیہ السلام

بدائع زہور میں ہے کہ ایک شخص حضرت علی رضؓ کے پاس

ایا۔ آپ نے اوس سے پوچھا کہ تم کس ملک کے رہنے
والے ہو۔ اسنے کہا میں حضرموت کا رہنے والا ہون۔
جو یمن کے قریب ہے۔ آپنے اوس سے پوچھا کہ ھود
کی قبر کا حال بھی جانتے ہو۔ اوسنے کہا۔ ہان عہد جوانی
مین اپنے دوستون کے ہمراہ مین سیر کرتا ہوا ایک اونچے
پہاڑ کے پاس جا پہونچا۔ ایک غار نظر آئی اسمین ہملوگ
داخل ہوئے اوس غار مین ایک سونیکا تخت تھا جسپر
ایک مردہ لیٹا ہوا کہ جسکا کفن بالکل بوسیدہ تھا۔
بتامل مینے دیکھا تو اوس شخص کی بڑی بڑی انکھین تہین۔
اور دونون ابرو ملے ہوئے اور دونون رخسارے
بہت صاف اور دونون لب باریک اور لمبی داڑہی تہی
اور اوس شخص کے سر کے نیچے ایک سفید پتھر رکھا تھا۔

اور اوس تپھر پر یعہ عربی عبارت لکھی تھی۔

ھذا ھود نبی اللہ علیہ السلام بعث الی قوم عاد فکذبوہ فاخذھم اللہ بالریح العقیم فلم یبق منھم احداً۔

ابراہیم علیہ السلام کا نسب

ابراہیم بن تارخ (آزر) بن ناحور بن ساروغ بن رغو بن فالغ بن عابر (ہود) بن شالخ بن ارفخشد بن سام۔

جسوقت نمرود نے ابراہیم علیہ السلام کو آگ مین ڈالا تھا اُسوقت ابراہیم علیہ السلام کی عمر تیس سال کی تہی۔ اور قبل آگ مین ڈالنے کے ابراہیم علیہ السلام کو نمرود نے تیرہ سال تک قید رکہا تھا۔

جسوقت ابراہیم علیہ السلام کا انتقال ہوا اُسوقت

عمر انکی ایک سو پچہتر سال کی تھی۔
جسوقت حضرت سارہ کا انتقال ہوا اُسوقت عمر اُنکی
ایک سو اُنتیس سال کی تہی۔

نسب اسمٰعیل پیغمبرؑ

اسمٰعیل ابن ابراہیم ابن آزر۔
عمر اسمٰعیل علیہ السلام کی ایک سو ستیس سال کی تہی
اور قبر اُنکی حطیم میں ہے۔

عمر اسحٰق پیغمبرؑ

اسحٰق ابن ابراہیم علیہ السلام ایک سو اسّی سال زندہ تھے

یعقوب پیغمبرؑ

یعقوب ابن اسحٰق ابن ابراہیم علیہم السلام ایک سو سینتالیس
سال زندہ تھے ۔ مورخین نے ذکر کیا ہے کہ تمام

انبیا یعقوب علیہ السلام کی اولاد سے تھے - مگر گیارہ
نبی کہ نام اُنکے یہہ ہین نوح - ہود - صالح - لوط - ایوب -
شعیب - ابراہیم - اسمٰعیل - اسحٰق - عیسیٰ - محمد -
صلی اللہ علیہ وعلیہم وسلم اجمعین -

یوسفؑ

یوسف ابن یعقوب ابن اسحٰق ابن ابراہیم علیہم السلام
یوسف علیہ السلام تین روز تک کوئے مین تھے اُنپر چالیس
عورتین فریفتہ ہو گئی تہین - جنمین سے نو عورتین بسبب
عشق کے ہلاک ہوئین - یوسفؑ چھہ برس قید خانہ مین تھے
زلیخا چالیس سال تک بعد نکاح کے یوسفؑ سے ہمصحبت
تھین اور انکے دو لڑکے حضرت یوسفؑ سے ہوئے
جنکا نام افرائیم و منشا تھا -

بعضون نے افرائیم بن یادت شیں منقول لکہا ہے
عمر حضرت یوسف علیہ السلام کی اکیسویں سال کی تہی
جس وقت اُنکے بھائیون نے انہین بیچا تہا اُسوقت عمر
اُنکی سترہ سال کی تہی - اور وہ اپنے باپ حضرت
یعقوب سے چوبیس سال جدا تہے - اور سلمان
فارسی نے کہا کہ مدت فراق چالیس سال تہی - اور
فرمایا حسن نے کہ اسّی سال تہی - اور کہا محمد ابن اسحق
نے کہ اٹھارہ سال تہی -

نسب حضرت ایوبؑ کا

ایوب ابن مصوص ابن راح ابن عیص ابن اسحق ابن ابراہیم
علیہم السلام - یہ ترتیب نسب کی موافق قول وہب ابن
منبہ کے ہے -

اور بعضون نے اُنکے نسب شریف کو اسطرح ذکر کیا ہی۔
ایوب ابن عوص ابن رعویل ابن عیص ابن اسحق
ابن ابراہیم علیہ السلام۔
اونکی بی بی کے نام مین اختلاف ہے۔ بعضون
نے کہا کہ وہ الیا بنت یعقوب ابن اسحق ہین۔
اور بعضون نے کہا کہ نام اُنکا رحمۃ بنت افراثیم ابن
یوسف ابن یعقوب ابن اسحق ہے۔
سدی نے کہا کہ نام اُنکا رحمۃ ہے۔
اور ایوب علیہ السلام کی مان لوط علیہ السلام کی بیٹی
تھین۔
بدائع زہور مین ہے کہ ایوب علیہ السلام کے پانچ بیٹے
حومیل و مقیل و رشد و رشید و بشیر تھے۔

وہب ابن منبہ نے کہا کہ ایوب علیہ السلام تین سال تک بیمار تھے اور بعض کہتے ہیں کہ سات سال بیمار تھے۔ محمد ابن جریر طبری نے کہا کہ ایوب علیہ السلام ترانوے سال زندہ تھے۔ اور بعضون نے کہا دو سو دس سال تک زندہ تھے۔ بعض کہتے ہیں کہ ستر سال زندہ تھے۔ اور بعضون نے کہا ایکسو سال زندہ تھے

نسب شعیب کا

شعیب ابن صفوان ابن عنابر ثابت ابن مدین ابن ابراہیم

ابن اسحق نے یون روایت کی ہے کہ شعیب ابن میکائیل مدین کی اولاد سے ہیں۔

مورخون نے کہا کہ نام شعیب کا ترون تھا۔ اور دادی

اُنکی لوط علیہ السلام کی بیٹی تھین - اور بعضون نے کہا کہ
وفات حضرت شعیب کی مکہ مکرمہ مین ہوئی - اور وہ نابینا
تھے - مگر تعداد عمر کا پتہ نہین چلتا کہ وہ کتنے دنون زندہ
تھے

نسب حضرت خضر ع کا

خضر ابن ملکان ابن قالع ابن عابر ابن شالخ ابن ارفخشد
ابن سام - طبری نے کہا کہ نام اُنکا خضر تھا - اور بعضون
نے کہا کہ نام اُنکا بلیار تھا - اور وہب نے کہا کہ نام
اُنکا اوریار ابن حلقیار تھا اور ہارون کے خاندان سے
تھے - اور بعضون نے کہا کہ نام اُنکا خضرون تھا -
محمد ابن اسحق نے کہا کہ خضر نبی بعد شعیب علیہ السلام کے
بنی اسرائیل کیطرف مبعوث ہوئے تھے

انکی نبوت میں علماء نے اختلاف کیا ہے۔
بدائع الزہور میں ہے کہ سدی نے کہا کہ علماؤں نے
خضرؑ کے نسب میں اختلاف کیا ہے۔
ابن عباس نے فرمایا کہ وہ شالخ ابن ارفخشد ابن سام
ابن نوحؑ کی اولاد سے ہیں۔ اور ابن اسحق نے کہا کہ وہ
عیص ابن اسحق ابن ابراہیم کی اولاد سے ہیں۔ اور
نقاش نے کہا کہ وہ فرعون کے بیٹے ہیں۔ لیکن
طبری نے اس قول کو باطل کیا ہے۔ اور بعضوں
نے کہا کہ خضرؑ وہی الیسع (الیاسؑ کے دوست) ہیں
اور یہ قول مرجوح ہے۔ اور بعضوں نے کہا کہ خضرؑ کا نام
ارمیا ہے اور یہ قول مرجوح ہے۔ اور استاذ حافظ
ابوالقاسم عبداللہ ابن الحسن خثعمی نے کتاب التعریف

ین کہا کہ خضر عاميل بادشاہ کے لڑکے ہیں۔ اور عاميل
عیص ابن اسحق کی اولاد سے تھے۔ شیخ ابوبکر ابن
العربی نے کہا کہ خضر نے ایک سو سال کے ہو کر
انتقال کیا۔ ابن اسحق اور ابوبکر بن ابی الدنیا نے
کتاب الہواتف میں روایت کی ہے کہ جسکا مفہوم یہ ہے
کہ خضر زمانہ دجّال تک زندہ رہیں گے۔
وہب ابن منبہ نے کہا کہ نام خضر کا ایلیا ر اور کنیت
انکی ابوالعباس ہے۔ شیخ ابوبکر ابن العربی نے کہا کہ
خضرؑ نے ایکسو سال زندہ رہکر انتقال فرمایا۔ بخاری اور
اہل حدیث کا بھی اس کلام پر اتفاق ہے۔
جمہور علماؤں کی یہ رائے ہے کہ وہ نبی تھے اور بعض
علماؤں کی یہ رائے ہے کہ وہ نبی اور رسول دونوں تھے

اونپر وحی نازل ہوتی تہی اور چند علماؤنکی یہ رائے ہے
کہ وہ مرد صالح تہے لیکن نبی نہ تہے۔ صحیح قول یہ ہے
کہ وہ نبی تہے اور رسول نہ تہے۔ اسی قول کو علماؤن
نے ترجیح دی ہے۔ عمرو ابن دینار نے فرمایا ہے
کہ خضر اور الیاس جب تک کہ دنیا مین قرآن شریف
موجود رہیگا اسوقت تک زندہ رہینگے۔
ابن عباس نے فرمایا کہ خضر اور الیاس ہر سال عرفات
مین ملتے ہین۔ اور ایک دوسرے کا سر مونڈتے ہین
اور بال کو ساتھ اپنے لیجاتے ہین۔
مسامرات مین ہے کہ خضر آبحیات سے انہون نے کچھ
پانی لاعلمی مین پی لیا تھا لہذا وہ ابتک زندہ ہین۔ یہ
روایت صاحب کتاب اخبار الزمان نے طبری سے کی ہے

نسب موسی و ہارون کا

موسی اور ہارون علیہما السلام دونوں عینی (حقیقی) بہائی
تہے - باپ اون دونوں صاحبون کے عمران ابن یصہر
ابن فاہث ابن لاوے ابن یعقوب ابن اسحق ابن ابراہیم
ہین - اور اُنکی مان کا نام لوخابنت ہانہ ابن لاوے ابن
یعقوب ہی - بعضون نے کہا کہ نام اُنکی مان کا یوحانذ ہی
ابن اسحق نے کہا کہ نام اُنکا یحنیب ہے -
اور بعضون نے کہا کہ نام اُنکا لوخا بنت حانذ ہے -
جسوقت موسی علیہ السلام نے قبطی کو مارا تہا اُسوقت
اُنکی عمر اکتالیس سال کی تہی - اور وہ مدین مین اٹہائیس
سال تہے -
اونکی شادی ہوئی صفورا بنت شعیب سے اور اُنہون نے

گیارہ ماہ تک دعوت اسلام کی فرمائی۔
ہارون علیہ السلام کی عمر ایک سو ستر سال کی تھی۔
موسیٰ علیہ السلام کی عمر ایکسو بیس سال کی تھی۔
موسیٰ علیہ السلام کے بعد یوشع ابن نون خلیفہ ہوئے۔
ابن اسحق نے کہا کہ نبوت موسیٰ علیہ السلام کی اونکی حیات
ہی میں یوشع ابن نون کو دی گئی۔

نسب یوشع ابن نون فتی موسیٰ کا

یوشع ابن نون ابن افرائیم ابن یوسف ابن یعقوب ابن اسحق
ابن ابراہیم۔
یوشع علیہ السلام نے بعد موسیٰ کے جہاد کرنا شروع کیا۔
پروردگار نے اُن کے ہاتھ سے تیس شہر دنکو فتح کرایا۔ اور
اونہون نے تیس بادشاہونکو قتل کیا۔

عمر اُنکی ایکسو دس سال کی تھی - اور وہ اٹھائیس سال بنی اسرائیل کی درستگی مین مصروف تھے اور اُنھون نے اپنا خلیفہ ایک مرد صالح کو بنایا - جسکا نام غالب ابن یوقنا تھا -

ذکر حزقیل علیہ السلام کا

طبری نے ذکر کیا کہ مورخون نے اسمین اختلاف نہین کیا کہ بعد یوشع کے اُنکا خلیفہ غالب ابن یوقنا تھا - بعد اُن کے حزقیل ابن یوقنا خلیفہ ہوئے

نسب حضرت الیاس کا

طبری نے کہا کہ جب حزقیل علیہ السلام کا انتقال ہوا تو بنی اسرائیل عبادت خدا سے منحرف ہو کر بتون کو پوجنے لگے - اُسوقت پروردگار نے الیاس

علیہ السلام کو نبی کر کے اون لوگون کے پاس بھیجا۔

الیاس ابن عیزار ابن ہارون ابن عمران ابن یصہر ابن قاہث ابن لاوے ابن یعقوب ابن اسحٰق ابن ابراہیم علیہ السلام۔

بعضون نے کہا کہ وہی ادریس علیہ السلام ہین۔ اور وہ آسمان پر ہین۔

ذکر الیسع علیہ السلام کا

الیسع ابن اخطوب علیہ السلام الیاس علیہ السلام کے شاگرد تھے۔

ذکر شمویل علیہ السلام کا

شمویل علیہ السلام جب چالیس سال کے ہوئے پروردگار نے

اونکو نبی کیا۔ حضرت شمویل کے باپ کا نام یالا ہے

اور بعضون نے کہا ہلقیا ہے۔

شمویل علیہ السلام باون سال زندہ تھے۔ اور وہ

بنی اسرائیل کی ہدایت مین گیارہ سال مصروف تھے

ذکر داؤد علیہ السلام کا

داؤد ابن باٗس ابن عوبال یہوذا کی اولاد سے ہین۔

بہتر قسم کی آواز سے زبور پڑہتے تھے۔

داؤد علیہ السلام کے ننانوی بیبیان تہین اور وہ اکہتر سال

تک زندہ تہے۔ بادشاہت داؤد علیہ السلام کی چالیس

سال تک تہی۔

اون کے جنازہ مین چالیس ہزار راہب یعنے علماء

بنی اسرائیل شریک تہے۔

ذکر سلیمان علیہ السلام کا

جب سلیمان علیہ السلام اپنے باپ داؤد علیہ السلام کے بعد بادشاہت کے متولی ہوئے۔ اسوقت عمر اونکی بارہ سال کی تھی۔

ہوا۔ اور آدمی۔ اور جن۔ وغیرہا اونکے مسخرات سے تھیں۔

سلیمان علیہ السلام نے چار سال بادشاہت کرکے بیت المقدس کی بنا ڈالی اور بعد سات سال کے اس سے فراغت حاصل کر لی۔

جب اونکی بادشاہت کو پچیس سال کا زمانہ گزرا تب اون کے پاس سبا کی رانی جسکا نام بلقیس تہا آئی حضرت سلیمان علیہ السلام باون سال زندہ تھے۔

سلیمان علیہ السلام کے بعد اونکے بیٹے راخیم نے ستره سال بادشاہت کی۔

ذکر حضرت شعیار و ارمیار کا

حضرت شعیار و ارمیار و صدلقیا علیہم السلام کی عمر و وفات کا پتہ نہاین لگتا۔ لیکن اسقدر کتب معتبره سے البتہ معلوم ہوتا ہے کہ یہ لوگ بنی اسرائیل سے تھے مسامرات مین ہے کہ ملک اور بادشاہت داؤد اور اون کے بیٹوںمین چارسوترپن سال تک قائم رہا۔ ابن اسحق نے کہاکہ ارمیار وہی خضر ہین۔

ذکر دانیال پیغمبر کا

کتب تواریخ مین مذکور ہے کہ ابو موسی اشعری (صحابی) نے دانیال علیہ السلام کی قبر سوس مین پائی تہی۔

اونکو قبر سے نکال کر عمدہ کفن پہنا کے پھر دفن کر دیا۔

ذکر عزیر علیہ السلام کا

عزیر علیہ السلام کی نبوت مین اختلاف ہے۔

مسامرات مین ہے کہ وہ علماء بنی اسرائیل سے تھے نبی نہ تھے۔ **عتبی** نے کہا کہ خبر دی مجھے ابوالفتوح نصر ابن الفرج حنبلی نے مکہ مین۔ اور مین اُنسے کتاب سنن ابی داؤد سنتا تھا۔ جب ذکر عزیر علیہ السلام کا آیا۔ تب فرمایا اُنھون نے کہ اُنکا نام انبیاؤن کے دفتر سے مٹا دیا گیا۔ اونکا ذکر انبیاؤن مین نہین کیا جاتا۔

حضرت داؤد علیہ السلام کی پیدایش سے عزیر

علیہ السلام کی وفات تک پانچسو چونسٹھہ ۵۶۴ سال ہوئے
حضرت عزیر علیہ السلام چالیس سال بنی اسرائیل کی
ہدایت میں مصروف رہے

ذکر یونس پیغمبر کا

یونس بن متیٰ علیہ السلام اہل نینوی کیطرف مبعوث
ہوئے تھے۔ اور اُنکے مبعث میں اختلاف ہے
بعضوں نے کہاکہ سلیمان علیہ السلام کے بعد مبعوث
ہوئے اور بعضوں نے کہاکہ بعد الیاس کے اور
بعضوں نے کہاکہ بعد شعیب علیہ السلام کے۔

ذکر زکریا پیغمبر کا

زکریا ابن برخیا سلیمان علیہ السلام کی اولاد سے ہیں
اور بعضوں نے کہاکہ زکریا کے باپ کا نام اذن تھا۔

یاد رہے کہ زکریا اور عمران مریم کے باپ دونون ساڑہو تہے یعنے ایک بہن سے زکریا نے شادی کی اور دوسری سے عمران نے۔ اسیواسطے کفیل مریم کی پرورش کے زکریا علیہ السلام ہوے۔ کیونکہ عمران علیہ السلام کا انتقال ہوچکا تہا۔ کلام پاک وکفلہا زکریا سے اسیطرف اشارہ ہے۔

زکریا علیہ السلام جب بہت ضعیف ہوتے تو اونکو خداوند کریم نے فرزند عنایت فرمایا۔ جسکا نام یحییٰ تھا۔

ذکر یحییٰ علیہ السلام کا

یحییٰ اور مریم علیہما السلام دونون خالہ زاد بہائی بہن تھے یحییٰ علیہ السلام حضرت عیسیٰ کے خالہ زاد مامون تھے۔

عیسے علیہ السلام حضرت یحیے کی پیدائش کے
تین سال بعد پیدا ہوئے - اور بعضون نے کہا
تین سال چھہ ماہ بعد پیدا ہوئے -
حضرت یحیے ابن زکریا ملک سابور مین پیدا ہوئے
اور پیدائش انکی سکندر کے تین سو تین سال بعد
واقع ہوئی -
سدی نے کہا کہ یحیے ابن زکریا فلسطین مین
ذبح کیے گئے - اُنکے اعضا سب جسم سے کاٹکر
علیحدہ کر لیے تھے - چنانچہ - جسد انکا فلسطین
مین اور سر مبارک شام مین اور دونون ہاتھ اُنکے
بیروت مین اور دونون پانون صیدا مین مدفون
ہین -

ثعلبی نے کہا کہ یحیےٰ علیہ السلام کی عمر پچانوے سال کی تھی۔

قتادہ نے کہا کہ بخت نصر بابلی نے جب یحیےٰ کے خون کو زمین پر جوش مارتے دیکھا تو یحیےٰ کے عوض میں اُسنے ستر ہزار آدمیونکو قتل کیا۔ یہانتک کہ جوش اُسکا موقوف ہوگیا۔

قصہ

ایک بادشاہ بنی اسرائیل نے یحیےٰ علیہ السلام سے کسی عورت کی شادی کرنے کا مشورہ کیا تھا۔ اُنہوں نے فرمایا کہ وہ زانیہ ہے۔ عورت نے حیلہ سازی کرکے یحیےٰ علیہ السلام کو بادشاہ سے قتل کرایا۔

بہت دنون تک زمین پر اونکا خون جوش مارتا تھا

خروش بادشاہ بابل نے بنی اسرائیل کے بادشاہ پر جوکہ قاتل یحیے تہا۔ چڑہائی کی۔ تو یحیے علیہ السلام کے خون کو دیکہا کہ زمین پر جوش مارتا ہے۔ چونکہ بادشاہ بابل (خروش) اس قصہ سے واقفیت رکہتا تہا۔ لہذا اُسنے یحیے علیہ السلام کے انتقام مین بہت لوگون کو مار ڈالا۔ اور بیت المقدس کو ویران کر دیا۔

ذکر عیسی علیہ السلام کا

عیسٰی ابن مریم بنت عمران علیہ السلام سکندر کے تین سو تین سال بعد پیدا ہوئے۔ بعضون نے کہا تین سو انیس سال بعد پیدا ہوے عیسٰی علیہ السلام کی مان حضرت مریم سلیمان علیہ

السلام کی اولاد سے تھین۔

روض الریاحین مین لکھا ہے کہ عیسےٰ علیہ السلام اپنی مان کی ناف سے پیدا ہوئے۔

حقائق مین ہے کہ عیسی علیہ السلام کی مان نے انکے آسمان پر جانے کے قبل انتقال فرمایا۔

مسامرات مین ہے کہ بعد عیسے علیہ السلام کے اونکی والدہ حضرت مریم چھہ ماہ تک زندہ تھین۔

جسوقت عیسے علیہ السلام پر وحی نازل ہوئی اسوقت وہ تیس سال کے تھے۔ اور نبوت انکی تین سال تھی۔

شب قدر کو بیت المقدس سے عیسے علیہ السلام آسمان پر تشریف لیگئے۔

وہب نے کہا کہ تین گھنٹہ تک روح اُنکی مسلوب
تھی بعد اسکے آسمان پر بلا لیے گئے۔
چونکہ عیسے علیہ السلام تین سال یحییے علیہ السلام سے
چھوٹے تھے اور یحیی علیہ السلام سکندر کے تین سو
تین سال بعد پیدا ہوئے۔ تو اس حساب سے عیسے علیہ
السلام تین سو چھہ سال بعد پیدا ہوئے اور جنہون نے
کہا کہ تین سو نیس سال بعد پیدا ہوئے اگر یہ قول
صحیح ہو تو یہ کہنا کہ علیٰے علیہ السلام حضرت یحییٰ سے
تین سال چھوٹے تھے غلط ہوگا۔
اور جنہون نے یہ کہا ہے کہ عیسےٰ یحییٰ سے تین
سال چھوٹے تھے۔ اگر یہ قول صحیح ہو تو یہ کہنا کہ عیسےٰ
سکندر کے تین سو تین سال بعد پیدا ہوئے۔ غلط ہوگا

الحاصل یہ مقام غور ہے۔

ذکر اصحاب کہف کا

سدی نے کہا کہ کہف ایک غار ہے اوس پہاڑ
مین جسمین وہ لوگ رہتے تھے اور رقیم ایک تختی رصاص
کی ہے۔ جسپر اصحاب کہف کے نام اور اُنکے
قصے لکھے ہوے ہین اور وہ تختی اس غار کے
دہانہ پر رکھی ہوئی ہے

وہب ابن منبہ نے کہا کہ اصحاب کہف ابنائے
روم سے تھے۔ اور حضرت عیسےٰ کے زمانیکے
بعد اُنلوگون کا زمانہ تھا۔ جس شہر مین وہ لوگ
رہتے تھے اسکا نام افسوس تھا۔

بعد اشاعت اسلام کے لوگون نے اُس شہر کا نام

ترسوس رکھا-
اصحاب کہف کے کتے کا نام قطمیر تھا- اور وہ ابلق
سیاہ و سفید تھا-
جس وقت دقیانوس کو یہ خبر معلوم ہوئی کہ اصحاب
کہف اُسے خدا نہیں جانتے اُسوقت وہ اُن
لوگوں کی تلاش کیواسطے چلا- جب اُس غار
مین جہان وہ رہتے تھے داخل ہوا تو اُن لوگونکو
سوتا پاکر غار کا منہ بند کرا دیا
تین سو نو برس تک وہ لوگ بدستور سوتے رہے
اسکے بعد بیدار ہوئے- انمین سے تملیخا ابن قسطیر
دقیانوسی سکے لیکر ہمراہ اُس راعی یعنے چرواہے
کے جو بسبب بارش کے اُس غار مین آکر چھپ رہا

تھا۔ شہر افسوس مین گئے۔ جب تملیخا نے شہر سے
واپس آکر دقیانوس کے مرنے اور عیسے علیہ السلام
کے ظاہر ہونے کا حال اپنے ساتھیون سے
بیان کیا۔ تب اُن لوگون نے دعا کی کہ اللہ تعالی
ہم لوگون کی روح قبض کرے۔ تاکہ ہم لوگون کے
حال سے کوئی مطلع نہو۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔
سدی نے کہا کہ وہ چھ آدمی ہین اور ساتوان چرواہا
ہے۔ اور آٹھوان قطمیر کتا اون لوگون کا ہے۔ عزیزی
نے کہا کہ جس پہاڑ مین وہ لوگ ہین وہ ترسیس شہر کے
قریب ہے۔ اور وہ جگہ معروف و مشہور ہے اور وہان
لوگ زیارت کیواسطے بھی جاتے ہین اور انکا شمار
بہت کم لوگون کو معلوم ہے۔ فرمایا اللہ تعالی نے

قُلْ رَّبِّیْ اَعْلَمُ بِعِدَّتِهِمْ مَا یَعْلَمُهُمْ اِلَّا قَلِیْلٌ ط یعنے کم لوگ ہین جو اُنکے حال کو پوری طور سے جانتے ہین۔ فرمایا ابن عباس ؓ نے کہ مین اُنہین کم لوگون مین سے ہون جو کہ اونکے حال اور شمار کو پوری طور سے جانتے ہین۔

قصہ ذوالقرنین کا

بعضون نے کہا کہ ذوالقرنین ضحاک کی اولاد سے ہین اور بعضون نے کہا کہ وہ وارث بادشاہ اقسطخر و بابل و مدائن شرقیہ کے بیٹے تھے اور اُنکے نانا نے جسکا نام فیلسوف تھا اونکی پرورش کی تھی۔ اور فیلسوف روم کا بادشاہ تھا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت عکرمہ رحمہ

نے فرمایا کہ سکندر ذوالقرنین یونان ابن یافث
ابن نوح کی اولاد سے تھے اور اُنکی ناک تین بالشت
لانبی تھی - اسی پر اُنکے جسم کو قیاس کرنا چاہیئے
بعضوں نے کہا کہ وہ ایکہزار سال سے زیادہ
زندہ تھے - انکی نبوت مین بھی مثل خضر اور لقمان
کے اختلاف ہے - عکرمہ نے کہا کہ وہ نبی
مرسل تھے - اور اہل بابل کیطرف مبعوث ہوئے
تھے اور عیسے علیہ السلام کے تین سو سال پیشتر
گزرے ہین -

وہب ابن منبہ نے کہا کہ وہ ایک مرد صالح تھے
نبی نہ تھے -

حسن بصری نے فرمایا کہ وہ ابراہیم ؑ کی دین پر

تھے اور نمرود بن کنعان سے لڑتے تھے۔

ذوالقرنین کی وجہ تسمیہ مین علماؤن نے دس وجہین بیان کی ہین جو بوجہ اختصار کے اسجگہ فروگزاشت کی گئین ثعلبی نے کہا کہ بنا رسد سکندری سے ہجرت تک ایکہزار پانچسو تیس سال گزرے۔

ذکر یاجوج ماجوج کا

حسن بصری نے کہا کہ یاجوج ماجوج یافث ابن نوح کی اولاد سے ہین۔ سدی نے کہا کہ وہ تین قسم کے ہین۔ ایک قسم مثل کھجور کے درخت کے لانبے ہین۔ بعضون نے کہا کہ وہ بیس گز لانبے ہوتے ہین۔ دوسری قسم وہ ہین کہ انکا طول وعرض برابر ہوتا ہے۔ ایک کان کو اوڑھتے

دوسرے کان کو بچھاتے ہین - اس قسم کے
لوگ کسی جاندار کو زندہ نہین چھوڑتے - اور اپنے
فرقہ کے مردو نکو بھی کھاجاتے ہین - تیسری
قسم وہ ہین کہ نہایت پست قد ہین بعض ایک
بالشت کے اور بعضے دو بالشت کے ہوتے ہین -
انمین سے کوئی بغیر ایکہزار اولاد دیکھے ہوے
نہین مرتا - اور بسبب کثرت کے اُنکا شمار ممکن
نہین - خدا اُنسے محفوظ رکھے -

قصہ اصحاب الاخدود

وہب ابن منبہ نے کہا کہ فارس کے بادشاہون
مین سے ایک بادشاہ بڑا ظالم و موذی تہا - نشہ کو
حالت نشہ مین اُسنے اپنی بہن سے نکاح کیا -

اور صبحکو بعد اُترنے نشہ کے اپنی زمانہ کے
علمائونکو جمع کیا اور کہا کہ ہمکو اس بات کی اجازت
دو تاکہ مین اپنی بہن کو اپنے نکاح مین رکھون
علمائون نے اس امر قبیح کی اجازت ندی - اُسوقت
بادشاہ کی بہن نے اُسکو یہ راے دی کہ اپنی رعایا
کو خبر دو کہ اللہ تعالی نے بہنون کے ساتھہ نکاح
جائز کیا ہے - جب اُس زمانہ کے نبی کو جو ان لوگون
کیطرف مبعوث ہوئے تھے - یہ خبر پہنچی تو اُنہون نے
اون لوگونکو اس بات سی باز رکہنا چاہا اور مانع آئے -
جب بادشاہ کو یہ خبر معلوم ہوئی کہ نبی نے اس بات سی
انکار کیا ہے تو نبی کو اپنے پاس بلا کر کہا کہ تم لوگون کو
خبر کردو کہ اللہ تعالی نے بہنون سے نکاح حلال کیا ہے

لیکن نبی نے منظور نکیا اور پھر انکار کیا اور کہا کہ یہ
ہرگز حلال اور جائز نہین ہے اور ہم خدا کی جانب
جو تمہارا امر منسوب نہین کر سکتے - بادشاہ نے نبی کو مع علما خندق قبر [illegible]

حال عوج بن عنق کا

عوج بن عنق کی عمر چار ہزار پانچسو برس کی تہی اور موسی
علیہ السلام کے زمانہ تک موجود تہا - بدائع زہور مین ہے
کہ بلاد تتر مین ایک نہر ہے جسکا نام طائی ہے - اور
ایک بہت بڑا وسیع پل ہے - کہتے ہین کہ عوج بن
عنق کی پسلی کے ہڈی سے وہ پل بنا ہے - کسائی
نے کہا کہ علماؤن نے اس بات مین اختلاف کیا ہے
کہ طوفان کا پانی زمین پر کتنے دنون تک تہا - بعضون
نے کہا چھ ماہ اور بعضون نے کہا کہ ایک سو پچاس

دنون تک تھا۔ ومن شاء زیادۃ الاطلاع علی ہذا فلیرجع الی کتب القوم

شداد ابن عاد

وہب ابن منبہ نے کہا کہ شداد بن عاد بن عوص بن آدم ابن سام بن نوح کثیر الاولاد تھا۔ بعضون نے کہا کہ اُسکے چار ہزار لڑکے اور ہزار بیبیان تھین اور وہ ہزار سال زندہ تھا۔

کہا وہب نے کہ تمام دنیا کے مالک چار بادشاہ ہوے جنمین دو بادشاہ مومن اور دو بادشاہ کافر تھے حضرت سلیمان ابن داؤد علیہما السلام اور اسکندر ذوالقرنین مومن تھے۔ اور شداد ابن عاد اور نمرود ابن کنعان کافر تھے۔ اور بعضون نے بختنصر کو بھی ذکر کیا ہے۔

کسائی نے کہا کہ تین سو برس مین شداد کی بہشت طیار کرائی تہی۔ جسقدر آدمی اُسکے ہمراہ بہشت مین داخل ہونے کو گئے سبکو اللہ تعالی نے دوزخ مین بہیجدیا سدی نے کہا کہ وہ بہشت ابتک باقی ہے۔ حضرت معاویہ کے خلافت مین ایک اعرابی جسکا نام عبداللہ بن قلابہ تہا سنہ ۴۴ھ مین بہشت شداد مین گیا تہا۔ کذا فی البدائع۔

ذوالکفل پیغمبر

عتبی نے کہا کہ ذوالکفل کو ذوالکفل اسلیے کہتے ہین کہ پروردگار نے اونکو بنی اسرائیل کے ایک بادشاہ (کنعان) کے پاس بہیجا تہا۔ اُسکو ایمان سے مشرف کیا۔ اور اُسکے لیے جنت کے کفیل ہونے ذمہ دار ہوے

اسلیے ذوالکفل مشہور ہوے - بدائع زہور مین ہے
کہ لام بن دعام پادشاہ نے بشیر بن ایوب کا نام ذو
الکفل رکہا تہا - مجاہد نے کہا کہ وہ نبی نہ تہے -
اور طبری نے کہا کہ ذوالکفل بشیر بن ایوب ہین
بعد ایوب علیہ السلام کے اللہ نے اُنکو نبی کیا -
ذوالکفل علیہ السلام ہر روز ایک سو رکعتین نماز پڑہتے
تہے

ذکر حضرت لقمان علیہ السلام کا

لقمان حکیم بنی اسرائیل کے ایک شخص کے غلام حبشی
نژاد تہے - اُس شخص نے اُنکو آزاد کر دیا تہا -
لقمان داود علیہ السلام کے زمانہ مین تہے اونکے
باپ کا نام باران تہا -

بعضوں نے کہا کہ لقمان عاد کے زمانہ میں تھے
اور انکی نبوت میں اختلاف ہی۔
عکرمہ نے فرمایا کہ وہ نبی اسرائیل کے نبیوں میں سے
تھے۔ وہب ابن منبہ نے کہا کہ وہ مرد صالح تھے
نبی نہ تھے بنی اسرائیل حکمت سیکھنے اور وعظ
سننے کیلئے لقمانؑ کے پاس برابر آیا کرتے تھے
اور انکا انتقال شہر رملہ میں ہوا۔
سُدی نے کہا کہ لقمانؑ کے قبر شریف کی گرد
ستر نبیوں کی قبریں ہیں۔ بسبب غلبہ بھوک و پیاس
کے سب نبیوں نے ایک ہی روز انتقال فرمایا۔
وہب ابن منبہ نے کہا کہ انبیاؤں میں سے تین نبی
سیاہ فام تھے۔ ایک لقمان دوسرے ذوالقرنین تیسرے

صاحب الاخدود۔
بعضون نے کہا کہ لقمان علیہ السلام دو سو سال
زندہ تھے۔ اور بعضون نے کہا کہ تیرہ سو سال زندہ
تھے۔

ذکر نزول کتب سماویہ

صحیفے ابراہیم علیہ السلام کے اول شب رمضان مین
نازل ہوے۔ توراۃ سات سو سال صحیفہ ابراہیم
کے نزول کے بعد چھٹوین تاریخ رمضان کو نازل
ہوئی۔ اور زبور توراۃ کے پانچسو سال بعد رمضان
شریف مین نازل ہوئی۔ اور زبور کے چھہ سو بیس
سال بعد اٹھارہوین شب رمضان کو انجیل نازل
ہوئی۔ اور نزول انجیل کے چھہ سو بیس سال بعد

احوال آنحضرت وصحابہ کرام وعلمائے عظام

امام نووی نے تہذیب الاسماء واللغات مین لکھا ہے کہ قاضی ابوبکر بن العربی بعض صوفیہ کرام سے نقل کرتے ہین کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہزار نام ہین جنمین سے ایک ابوالقاسم بھی ہے۔

فرمایا کعب الاحبار رضی اللہ عنہ نے کہ آپ کا نام جنتیون کے نزدیک عبدالکریم اور دوزخیون کے نزدیک عبدالجبار اور حاملان عرش کے نزدیک عبدالمجید اور باقی فرشتون کے نزدیک عبدالحمید اور انبیاء علیہم السلام کے نزدیک عبدالوہاب اور شیاطین کے نزدیک

عبد القہار اور جناتوں کے نزدیک عبد الرحیم اور چھاروں
میں عبد الخالق اور خشکی میں عبد القادر اور دریاؤں میں
عبد المہیمن اور سانپوں میں عبد القدوس اور ہوام کے
نزدیک عبد الغیاث اور چڑیوں کے نزدیک عبد الغفار
اور مومنوں میں احمد و محمد مشہور ہے صلی اللہ علیہ
وآلہ وصحبہ وسلم
جب آنحضرت صلعم کی ماں نے انتقال فرمایا اسوقت آپکی
عمر شریف چھ سال کی تھی۔ اور آپکی والدہ ماجدہ کی
قبر مکہ معظمہ میں جنت معلّی میں ہے
جسوقت آپ کے دادا (عبد المطلب) نے انتقال
کیا اسوقت آپ آٹھ سال کے تھے۔ اور جبکہ آپ
اپنے چچا ابو طالب کی ساتھ شام کو تشریف لیگئے

تھے اُسوقت آپکی عمر بارہ سال کی تہی اور جبوقت آپ تجارت کے لیے مع میسرہ غلام کے حضرت خدیجہ کیطرف ی شام کو تشریف لیگئے تھے اسوقت آپ پچیس سال کے تھے۔ اور جس زمانہ مین آپ شام سے مراجعت فرماکے حضرت خدیجہ کے پاس آئے۔ حضرت خدیجہ نے میسرہ کی زبانی بحیرا راہب کا قصہ سُنا اور بعض بعض کرامتین اور عجائبات جو علامات نبوت سے تھے انکو سُنکر اُنہون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے برغبت اور خواہش اپنا نکاح کیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عمر اُسوقت پچیس ۲۵ سال کی تھی۔ اور حضرت خدیجہ بنت خویلد کی عمر چالیس سال کی تھی۔

اور آپکی اولاد سب انہین کے بطن سے تھین بجز
ابراہیم کہ وہ ماریہ قبطیہ سے تھے
آپ کے فرزندونکا نام - قاسم - طیب - طاہر -
عبداللہ - تھا -
اور دخترون کا نام - رقیہ - زینب - ام کلثوم -
فاطمہ - تھا -
جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مشرف بہ نبوت درسالت
ہوئے - اسوقت عمر شریف آپکی چالیس سال
کی تھی - اور مرض موت آپکو بارہ روز تک لاحق رہا
پنجشنبہ کے دن آپ بیمار ہوے اور دوشنبہ کے
دن آپ نے انتقال فرمایا - باتفاق علمار اسوقت آپکی عمر
شریف ترسٹھ سال کی تھی -

امام عبداللہ قرطبی مفسر نے آل عمران کی تفسیر میں لکہا ہے
کہ بلا خلاف دوشنبہ کے دن آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم کا انتقال ہوا۔ اور آپکی ولادت اور رسالت
بہی دوشنبہ کے روز ہوئی۔ مگر ولادت اور رسالت مین
اتنا ضرور فرق ہے کہ رسالت ماہ رمضان مین ہے
اور ولادت اور وفات ربیع الاول مین۔

ابن صلاح نے کہا کہ جس روز آپکا انتقال ہوا اوس روز
آپکے صحابہ ایک لاکہہ چوبیس ہزار تہے۔

اور آپکی مُہر پر اسطور سے اسم مبارک کُہدا ہوا تہا

	اللہ رسول محمد	

محب طبری اور زہری اور قتادہ سے روایت ہے
کہ عورتون مین سے جو پہلے آنحضرت پر ایمان لائین

وہ خدیجہ بنت خویلد ہیں کیونکہ رمضان شریف
میں دوشنبہ کے دن آپ مبعوث ہوئے تھے
اور اُسی روز وہ ایمان لائیں۔ ہجرت کے تین سال
پہلے حضرت خدیجہ نے انتقال فرمایا اور اُسوقت
عمر اُنکی پینسٹھ سال کی تھی۔
بالغوں میں سے پہلے جو ایمان لائے وہ ابو بکر صدیق رض
ہیں۔ امام نووی نے کہا کہ اُسوقت عمر اُنکی بیس سال
کی تھی۔ اور بعضوں نے کہا کہ پندرہ سال کے
تھے۔ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے پیدا ہونیکے
قبل ابو بکر صدیق رض مشرف باسلام ہوئے۔
لڑکوں میں سے جو پہلے ایمان لائے وہ علی ابن
ابیطالب ہیں اور وہ اُسوقت دس سال کے

تھے - اور غلاموں میں سے پہلے جو ایمان لائے
وہ زید ابن حارثہ ہیں - طبری نے کہا کہ اسمیں
خلاف نہیں ہے -

خلیفہ اوّل کا مختصر حال

نام خلیفہ اوّل کا عبد اللہ ہے - بعضوں نے
کہا عتیق ہے - مسامرات میں ہے کہ قبل
اسلام کے نام اونکا عبد رب الکعبہ تھا - رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُنکا نام عبد اللہ
رکھا - اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
نے اَنْتَ عَتِیْقٌ مِّنَ النَّارِ - یعنے
تم دوزخ سے آزاد ہو گئے - پس اوس روز سے

لوگ اُنکو عتیق پکارنے لگے - بعضوں نے
کہا عتیق اسواسطے نام رکھا گیا کہ وہ خوبصورت
تھے - کنیت اُنکی ابوبکر اور لقب اُنکا صدیق
ہے - اور اُنکے والد کا نام ابوقحافہ عثمان ہے
جسروز ابوبکرؓ مشرف باسلام ہوئے - اون کے
پاس چالیس درہم تھے -
عثمان اور طلحہ اور زبیر اور عبدالرحمن ابن عوف کو
ابوبکر صدیق نے مسلمان کیا - تاریخ الخلفا مین
ہے کہ ساتوین جمادی الاخری کو آپ بیمار ہوئے
اور آٹھ دن جب جمادی الاخری کے باقی رہے تب
آپ نے انتقال فرمایا -
نزہتہ المجالس مین ہے کہ بارہوین جمادی الاخری کو

سنہ ۱۳ ہجری مین درمیان مغرب وعشا شب سہ شنبہ کو
آپکا انتقال ہوا۔ اسوقت عمر آپکی تریسٹھ سال کی تھی
حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کی پیدایش سے دو برس بعد پیدا ہوئے
حضرت ابو بکر کے والد ابو قحافہ عثمان فتح مکہ کے دن
مشرف باسلام ہوئے اور بعد انتقال حضرت صدیق رض
کے اُنکے والد چھہ مہینے اور چند روز زندہ رہے
اور انکا انتقال مکہ معظمہ مین سنہ ۱۴ھ مین ہوا۔
امام سیوطی رح نے تاریخ الخلفا مین تہذیب سے نقل کیا
ہے کہ نووی نے کہا کہ روایت کی ہے حضرت
ابو بکر رض نے ایکسو بیالیس حدیثون کی۔
اور بہت سے صحابہ نے حضرت صدیق سے

حدیثیں روایت کی ہیں - ازانجملہ عمر و عثمان و علی
و ابن عوف و ابن مسعود و حذیفہ و ابن عمر و ابن زبیر
و ابن عمرو و ابن عباس و انس و زید بن ثابت و براء
ابن عازب و ابو ہریرہ و عقبہ بن عامر جہنی و عمران بن
حصین و عقبہ بن حارث و عبدالرحمن و زید بن ارقم و
عبداللہ بن مغفل و ابو برزہ اسلمی و ابو سعید خدری و ابو
موسی اشعری و ابو طفیل لیثی و جابر بن عبداللہ و بلال
و عائشہ و اسماء ہیں - رضوان اللہ تعالی علیہم اجمعین
اور خلافت حضرت صدیق کی دو سال تین ماہ تیرہ روز
تھی - اور اُنکے ہاتھ پر پہلے بشیر بن سعد انصاری
نے پھر عمر بن الخطاب نے پھر ابو عبیدہ بن جراح
نے پھر سعد بن عبادہ نے پھر مہاجرین اور انصار

سے بیعت کی۔

خلیفہ ثانی کا مختصر تذکرہ

نام انکا عمر بن الخطاب بن نفیل ہے اور کنیت ابو حفص اور لقب فاروق۔ سب سے پہلے جو امیر المومنین پکارے گئے وہ عمر رضی اللہ عنہ ہیں۔ اور وہ نبوت کے چھٹہیں سال ذی الحجہ ہیں مشرف باسلام ہوئے ذہبی نے کہا کہ اسوقت وہ ستائیس سال کے تھے۔ اور ابن سعد نے کہا کہ اوسوقت وہ ۲۶ چھبیس سال کے تھے اور دونوں روایتوں میں تطبیق ظاہر ہے۔

اور حضرت عمر فاروق چالیس مردوں اور گیارہ

عورتوں کے اسلام قبول کرنیکے بعد مشرف باسلام ہوئے - اور بعضوں نے کہا وہ اونتالیس ۳۹ مردون اور تیئیس ۲۳ عورتون کے بعد اسلام لائے اور بعضون نے کہا کہ پینتالیس ۴۵ مردون اور گیارہ عورتون کے بعد اسلام لائے -

اور حضرت عمرؓ نے پانچسو اونتالیس ۵۳۹ حدیثونکی روایت کی ہے - اور نزہتہ المجالس مین ہے کہ پانچسو چھبیس ۵۲۶ حدیثون کی روایت کی ہے -

اور حضرت عمرؓ سے بہت سے صحابہ نے حدیثون کی روایتین کی ہین - ازانجملہ عثمان ابن عفان اور علی و طلحہ و سعد و ابن عوف و ابن مسعود و ابوذر اور عمرو ابن عتبہ اور عبد اللہ ابن عمر و ابن عباس

و ابن زبیر و انس و ابو ہریرہ و عمرو ابن عاص و ابو موسی اشعری اور براء بن عازب اور ابو سعید خدری ہیں۔ رضی اللہ تعالے عنہم اجمعین

حضرت عمر کے وقت میں فتوحات بہت ہوئیں۔ اور انکی خلافت ابوبکر صدیق کے انتقال کے بعد بروز سہ شنبہ ماہ جمادی الاخری سنہ ۱۳ھ میں ہوئی۔ قاتل انکا ابولولوہ غلام مغیرہ ہے۔ اسنے حضرت عمر کے ساتھ تیرہ شخصوں کو اور بھی مارا تھا۔ جنہیں سے چھ آدمیوں نے انتقال کیا۔

فرمایا حضرت ابن عباس نے کہ ابولولوہ مجوسی تھا عمرو ابن میمون نے کہا کہ فرمایا عمرؓ نے الحمد للہ الذی لم یجعل منیتی بید رجل یدعی الاسلام

نزہتہ المجالس مین ہے کہ مغیرہ کے غلام فیروز نام نے
نماز صبح کے قبل محراب مسجد مین چھبیسوین ذی الحجہ ۲۳
ہجری کو تین ضرب خنجر کی حضرت عمر کو مارا۔ یکشنبہ کے
روز آنحضرت کے مزار مین آپ مدفون ہوئے۔
تطبیق یہ ہے کہ ابولولوہ کنیت تھی اور فیروز نام تھا۔
جسوقت آپکا انتقال ہوا اسوقت آپکی عمر ترسٹھہ سالکی
تھی۔ بعضون نے چھیاسٹھہ اور بعضون نے اکسٹھ
اور بعضون نے ساٹھہ سال کی بیان کی ہے۔
واقدی نے اسیکو ترجیح دی ہے۔ اور بعضون نے
کہا کہ انسٹھہ اور بعضون نے کہا پچپن یا چون سالکی
تھی۔ حضرت عمر کی خلافت دس سال چھہ مہینہ اور
دس شب تھی۔

حضرت عمرؓ کی مہر پر کفی بالموت واعظاً کندہ تھا۔

خلیفہ ثالث کا مختصر ذکر

آپ کا نام عثمان ابن عفان تھا۔ اور آپکی کنیت ابو عمرو اور لقب ذی النورین تھا۔ آپکو ذی النورین اسلیے کہتے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دو بیٹیاں آپکی نکاح مین یکے بعد دیگرے آئین۔ ایک رقیہ۔ دوسری ام کلثوم۔

امام سیوطی نے اور بھی وجہین بیان کی ہین اور بعضون نے یہ بھی بیان کیا ہے کہ قیامت کے روز پروردگار لوگونکو ایک نور عنایت فرماویگا اور اونکو دو نور اسوجہ سے وہ ذی النورین کے لقب سے مشہور ہوئے اور بعضون

نے یہ بھی بیان کیا ہے کہ جاہلیت اور اسلام دونوں زمانہ میں آپ کریم تھے۔
عثمان بہت سے صحابہ کا نام تھا۔ ازانجملہ عثمان بن طلحۃ عثمان بن حنیف۔ عثمان بن ابی العاص۔ عثمان بن عامر والد ابوبکر رضی اللہ عنہ و عثمان بن مظعون ہیں۔ اور والدہ حضرت عثمان کی اروی بنت کریز ابن ربیعہ ابن حبیب ابن عبد شمس مسلمان تھیں۔
فرمایا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ اگر میرے پاس چار بیٹیاں ہوتیں اور ایک روایت میں ہے کہ اگر سو بیٹیاں ہوتیں اور ابن عساکر کی روایت میں ہے کہ اگر چالیس بیٹیاں ہوتیں تو بیشک میں ایک کے بعد ایک کو عثمان

سکے ساتھ نکاح کرتا جاتا۔ یہانتک کہ اونمین سے ایک

بھی باقی نہ رہتین۔

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے ایک لڑکا رقیہؓ سے

ہوا تھا۔ جسکا نام عبداللہ تھا جب عبداللہ چھ سال کے

ہوے مرغ نے اونکی آنکھہ مین منقار (چونچ) مارا۔ اوسی

زخم کے صدمہ مین اُنہون نے انتقال کیا۔ حضرت رقیہ کا

نکاح عتبہ بن ابی لہب سے نبوت کے قبل ہوچکا تھا اور بعد

نبوت کے جب سورہ تبت یدا نازل ہوئی تب ابولہب نے

عتبہ کو قسم دیکر طلاق دلوادیا بعد اسکے حضرت عثمان سے

نکاح ہوا بعد انتقال حضرت رقیہ کے حضرت ام کلثوم

سے آپکا نکاح ہوا۔ اور نبوت کے قبل حضرت ام کلثوم

کا نکاح بھی ابولہب کے دوسرے بیٹے عتبہ کے

بہائی کے ساتھہ ہو چکا تھا - اسیوجہ سے انکو بھی ابولہب
اپنے بیٹے سے طلاق دلوادیا -
ابولہب کے پانچ بیٹے تھے - نام اونکے عتبہ اور عتیبہ
اور عتاب اور معتب اور معتّیب تھے -
اور ابولہب کا نام عبدالعزّی تہا -
حضرت عثمان نے ایکسو چہیالیس حدیثونکی روایت
کی ہے - بخاری اور مسلم مین انکی روایت کی احادیث
موجود ہین -
بعد انتقال حضرت عمر کے تین راتون کے بعد سنہ ۲۳ھ
مین انکی خلافت ہوئی -
حضرت عثمان سے زید بن خالد جہنی اور ابن زبیر اور
سائب ابن زید اور انس ابن مالک اور زید ابن ثابت

اور سلمہ ابن اکوع اور ابو اُمامہ باہلی اور ابن عباس اور ابن عمر اور عبداللہ ابن مغفل اور ابو قتادہ اور ابو ہریرہ وغیرہم نے روایت کی ہے۔

جمعہ کے روز ۳۵ھ میں حضرت عثمان کی شہادت ہوئی۔ قاتل کا نام خوب معلوم نہیں دو شخصوں نے ملکر قتل کیا۔

تاریخ الخلفا میں ابن عساکر سے روایت ہے کہ ایک مصری نے جسے لوگ حمار کہتے تھے آپکو شہید کیا۔ جمعہ کے روز اٹھارہویں ذی الحجہ کو حضرت عثمان شہید ہوئے۔ اور درمیان مغرب و عشا کے بروز شنبہ مقام بقیع میں مدفون ہوئے۔ اور بعضوں نے کہا ہے کہ آپ کی شہادت بروز چہار شنبہ اور بعضوں نے

کہا کہ بروز دوشنبہ ہوئی۔ جسوقت آپ شہید ہوئے۔ اسوقت آپکی عمر بیاسی سال کی تہی۔ اور بعضون نے کہا ہے کہ اکاسی سال کی تہی۔ اور بعضون نے کہا ہے کہ چوراسی سال کی اور بعضون نے کہا ہے کہ چہیاسی سال کی اور بعضون نے کہا ہے کہ اٹھاسی یا نواسی سال کی اور بعضون نے کہا ہے کہ نوے سال کی عمر تہی۔

اور ابن عساکر نے عمر بن عثمان بن عفان سے روایت ہے کہ عثمان رضی اللہ عنہ کی انگوٹہی پر اٰمَنۡتُ بِالَّذِیۡ خَلَقَ فَسَوّٰی کہدا تہا۔

ولایت انکی گیارہ سال گیارہ مہینے چہ دو روز تک تہی۔

خلیفہ رابع کا مختصر تذکرہ

نام اُنکا علی رضی اللہ عنہ اور کنیت اُنکی ابوتراب
وابوالحسن ہے۔ جسوقت حضرت علی مشرف
بہ اسلام ہوئے اُسوقت عمر اُنکی آٹھ سال کی
تھی۔ اور بعضوں نے کہا سات سال کی۔
تاریخ الخلفاء میں امام سیوطی نے لکھا ہے کہ اُسوقت
وہ دس سال کی تھے۔ اور بعضوں نے کہا کہ
نو سال کے تھے۔
حضرت علی کرم اللہ وجہہ جمعہ کے روز رجب کے
مہینے میں کعبہ کے اندر پیدا ہوئے۔ اونکی والدہ
کا نام فاطمہ بنت اسد تھا یہ ابوالحسن مالکی نے فصول

مہمہ مین لکہا ہے۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ تین سال حضرت خدیجہ کے نکاح کے بعد پیدا ہوے۔

مجمع الاحباب مین لکہا ہے کہ خلافت حضرت علی کی پانچ سال سے کم تھی۔ اون کے تینون صاحبزادے حسن وحسین ومحمد بن الحنفیہ اون سے روایت کرتے ہین۔

واضح ہو کہ محمد بن الحنفیہ تابعی ہین۔ بخلاف حسنین کے کہ وہ صحابی ہین۔

بہت سے صحابہ نے اون سے حدیثون کی روایت کی۔ ازانجملہ ابن مسعود وابن عباس وابو موسے وابن عمر وابن الزبیر وابو سعید وزید بن ارقم وجابر

بن عبداللہ و ابو امامہ و ابو ہریرہ وغیرہم ہیں۔
رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین۔

کل صحابہ جو کہ اون سے روایت حدیثون کی کرتے
ہین وہ بائیس آدمی ہین۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ
کو کوفہ مین عبدالرحمن بن الملجم مرادی نے شہید
کیا۔ اور یہ شہادت شب جمعہ ستائیس رمضان
سنہ ۴۰ ہجری مین واقع ہوئی۔

آپ کے مدفن مین بڑا اختلاف ہے ابوبکر بن
عیاش نے کہا کہ پوشیدہ کی گئی حضرت علی کی
قبر تاکہ خوارج لوگ کھودنڈالین اور شریک نے
کہا کہ امام حسن رضی اللہ عنہ انکی نعش کو مدینہ منورہ
مین لائے (صلی اللہ وسلم علے صاحبہا) مبرد نے

کہاکہ پہلے جسکی نعش ایک قبر سے دوسری قبر کی طرف نقل کی گئی وہ علیؓ ہین - ابن عساکر نے کہاکہ آپ کی نعش کو بعد شہادت کے لوگ مدینہ طیبہ کیطرف لے چلے تاکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مزار شریف مین دفن کرین - راہ مین اونٹ مع نعش کے غائب ہو گیا کچہ پتا نہ چلا کہ کہان گیا -

عراقی لوگ اسواسطے کہتے ہین کہ وہ بادل مین ہین - بعضے کہتے ہین کہ وہ اونٹ بلاد طے مین چلا گیا تہا وہان کے لوگون نے انکو وہین دفن کیا اہل سنت کے نزدیک آپکا مدفن کوفہ مین اور شیعون کے نزدیک نجف مین اور خوارج کے نزدیک بادل مین اور بعضون کے نزدیک بلاد طے مین ہے اور بعضون کے

کی بتا ہی
نشان سے
ہا دلان کو نہ
ون آپ
نی - اد
کے نز
سناون
نی - اور آ
نے
الحانا مین
رضی ا
ابن عساکر

نزدیک پتا ہی نہین غرض یہ کہ آپ کے مدفن مین بڑا اختلاف ہے۔ والعلم عند اللہ۔ مگر شہادت آپکی بلاخلاف کوفہ مین ہوئی۔

جسوقت آپ شہید ہوئے اُسوقت عمر آپکی تریسٹھ سال کی تھی۔ اور بعضون کے نزدیک چونسٹھ اور بعضون کے نزدیک پینسٹھ اور بعضون کے نزدیک ستاون اور بعضون کے نزدیک اٹھاون سالکی تھی۔ اور آپ نے پانچسو چھیاسی حدیثونکی روایت کی ہے۔ جیساکہ نزہتہ المجالس اور تہذیب اور تاریخ الخلفا مین ہے۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ کو چالیس آدمیونکی قوت تھی۔ ابن عساکر نے روایت کی ہے کہ حضرت

علی کی انگوٹھی پر نعم القادر اللہ اور دوسری روایت میں ہے کہ الملک للہ کندہ تھا۔
محی الدین بن العربی رحمہ اللہ نے مسامرات الابرار میں لکھا ہے کہ آپ کی انگوٹھی پر ربی اللہ مخلصا لکھا تھا۔

ذکر حسن ابن علیؓ

حسن ابن علیؓ پانچویں رمضان سنہ ۳ ہجری میں پیدا ہوے اور ماہ ربیع الاول سنہ ۴۱ ہجری میں انہوں نے خلافت چھوڑی۔ بعضوں نے کہا کہ ماہ ربیع الآخر میں اور بعضوں نے کہا ماہ جمادی الاولے میں خلافت چھوڑی

مناقب خلفاء اربعہ

حضرت انس نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے منبر پر بعد حمد وثنا کے فرمایا کہ ابوبکر صدیق
کہاں ہیں ۔ ابوبکر صدیق نے کہا میں حاضر ہوں
آپ نے فرمایا میرے نزدیک آؤ جب وہ نزدیک
آئے تب آپ نے انکو اپنے سینہ مبارک سے
لگایا اور اونکی دونوں آنکھوں کے درمیان میں بوسہ دیا
اور باواز بلند فرمایا کہ اے مسلمانوں کے گروہ یہ
ابوبکر صدیق شیخ المہاجرین والانصار ہیں یہ ہمارے
صاحب اور دوست ہیں میری تصدیق کی انہوں
نے اسوقت کہ لوگوں نے مجھے جھٹلایا اور

جگہ دی مجھے جسوقت کہ لوگون نے مجھے نکالدیا
یہ وہ ہین کہ مجھے پروردگار نے حکم دیا کہ بناؤن اپنا
بہن انکو اپنا باپ دنیا مین اور آخرت مین اپنا دوست
اور مواساۃ کی میرے ساتھ اپنی جان و مال سے
اور میرے لیے بلال رض کو خریدا۔ پس اُنسے جو بغض
رکھے اُسپر لعنت اللہ کی ہے اور اللہ اُس سے
بری ہے اور مین اس سے بری ہون۔ پس
جو چاہے کہ بیزار ہو اللہ سے اور مجھسے اُسے
چاہیئے کہ بیزار ہو ابوبکر اور عمر سے رضی اللہ عنہما
اور چاہیئے کہ اس خبر کو حاضر غائب کو پہونچادیوے
پھر فرمایا آپ نے کہ کہان ہین عمر بن الخطاب رض
پس یہ کود کر کھڑے ہوئے اور کہا یا رسول اللہ

میں حاضر ہوں - آپ نے فرمایا میرے نزدیک
آؤ جب نزدیک آئے تب آپ نے انکو اپنے
سینہ مبارک سے لگایا اور انکی دونوں آنکھوں
کے درمیان میں بوسہ دیا اور بآواز بلند آپ نے
پکارا معاشر المسلمین (اے گروہ مسلمانونکے)
یہ عمر بن الخطابؓ شیخ المہاجرین والانصار ہیں
یہ وہ شخص ہیں کہ اللہ نے اُن کے دل و زبان پر
حق کو نازل فرمایا یہ وہ ہیں کہ حق بات کہتے ہیں اگرچہ
تلخ ہو پس جو انسے بغض رکھیگا اوسپر لعنت اللہ
کی ہے اور اللہ اُس سے بری ہے اور میں اُس
سے بری ہوں -
پھر فرمایا آپ نے کہاں ہیں عثمان بن عفان

رضی اللہ عنہ - انہون نے کہا یا رسول اللہ مین
حاضر ہون تب آپ نے فرمایا میرے نزدیک
آؤ - جب وہ نزدیک آئے تب آپ نے اونکو
اپنے سینہ مبارک سے لگایا - اور درمیان
اونکی دونون آنکھون کے بوسہ دیا اور فرمایا کہ
اے گروہ مسلمانون کی یہ عثمان شیخ المہاجرین
والانصار ہین - یہ وہ ہین کہ حکم کیا مجھسے اللہ نے
کہ بیاہون مین انہین سندا ور واماد اور اگر میرے
پاس ہوتی تیسری لڑکی تو البتہ مین اسکا نکاح بہی
انکے ساتھہ کردیتا - پس انسے بغض رکھنے والے
پر لعنت اللہ کی ہے اور لعنت کرنیوالون
کی ہے -

پھر فرمایا آپ نے کہاں ہیں علی بن ابی طالب
انہوں نے کہا یا رسول اللہ میں حاضر ہوں آپ نے
فرمایا نزدیک آؤ جب نزدیک آئے تب انہیں
آپنے اپنے سینہ مبارک سے لگایا اور انکی
دونوں آنکھوں کے درمیان میں بوسہ دیا اور
باآواز بلند پکارا کہ اے مسلمانوں کے گروہ
یہ علی بن ابی طالب شیخ المہاجرین والانصار
ہیں۔ یہ میرے چچازاد بھائی اور میرے داماد
اور میرے گوشت اور میرے خون ہیں یہ مجھسے
سختیوں کے دور کرنے والے ہیں یہ اللہ کے
شیر اور خدا کے دشمن کے لیے زمین پر تلوار ہیں
پس جو انسے بغض رکھے اوسپر لعنت اللہ کی

اور لعنت کرنیوالون کی ہے اور اللہ اُس سے بری ہے اور مین اُس سے بری ہون پس جو چاہے کہ اللہ سے اور مجھسے بیزار ہو پس چاہئیکہ بیزار ہو علی بن ابیطالب سے کذا فی النزہۃ —

مناقب عشرہ مبشرہ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تمہارے باپ (ابو بکر صدیق) کے رفیق جنت مین ابراہیم علیہ السلام ہون گے اور عمر کے رفیق جنت مین نوح علیہ السلام ہون گے —

اور عثمان کا رفیق جنت مین مین ہون گا —

اور علی کے رفیق جنت میں یحییٰ بن زکریا ہونگے
اور طلحہ کے رفیق جنت میں داؤد علیہ السلام
ہوں گے —
اور زبیر کے رفیق جنت میں اسمٰعیل علیہ السلام
ہوں گے —
اور سعد بن ابی وقاص کے رفیق جنت میں سلیمان
علیہ السلام ہوں گے —
اور سعید بن زید کے رفیق جنت میں موسےٰ علیہ
السلام ہوں گے —
اور عبدالرحمن بن عوف کے رفیق جنت میں
عیسےٰ علیہ السلام ہوں گے —
اور ابوعبیدہ بن جراح کے رفیق جنت میں ادریس

علیہ السلام ہون گے۔
پھر فرمایا آپ نے ای عائشہ مین سید المرسلین
(سردار رسولون کا) ہون ۔ اور باپ تمہارے
ابوبکر صدیق تمام صدیقون سے افضل ہین اور
تم اُم المومنین یعنے مومنون کی مان ہو۔
اور ابن عباس سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری امت کے حال پر
سب سے زیادہ مہربان ابوبکر صدیق ہین ۔ اور
اسلام مین سب سے زیادہ قوی عمر ہین اور سب
سے زیادہ حیادار عثمان ہین ۔ اور اقضی یعنے
سب سے زیادہ قضا کے جاننے والے علی ہین ۔
رضوان اللہ تعالی علیہم اجمعین۔

فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر نبی کے
لیے حواری تھی اور میرے حواری طلحہ وزبیر
ہیں۔ اور فرمایا جہاں ہوں سعد بن ابی وقاص رض
پس ملو اُنکے ساتھ۔ اور فرمایا سعید بن زید پروردگار
کے دوستوں میں سے ہیں۔ اور عبد الرحمن بن عوف
پروردگار کے تاجروں میں سے ہیں اور ابو
عبیدہ بن جراح خدا کے امین ہیں۔
اور ہر نبی کے لیے بھید کے جاننے والے
تھے اور میرے بھید کے جاننے والے
معاویہ ہیں۔ پس جو محبت رکھے گا ان لوگوں سے
بیشک نجات پاویگا۔ اور جو انسے بغض رکھے گا
بیشک ہلاک ہوگا۔

حال عشرہ مبشرہ کا

انمین سے ایک طلحہ ہین جنکی کنیت ابو محمد ہے
اور انکی ماں کا نام صفیہ ہے وہ مسلمان ہوئین -
لقب طلحہ کا طلحۃ الخیر اور طلحۃ الجود اور طلحۃ الفیاض
ہے - محب طبری نے کہا کہ طلحہ شہید ہوئے
سنہ ۳۶ ہجری مین -
دوسرے زبیر ابن العوام ہین کنیت انکی ابو عبد اللہ
ہے - اور انکی مانکا نام صفیہ بنت عبد المطلب ہے
جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پھوپھی تہین
جب زبیر اسلام لائے اسوقت انکی عمر سولہ سال
کی تھی اور بعضون نے کہا اٹھارہ سال کی -

پہلے اسلام میں جہاد کے لیے جنہوں نے تلوار کھینچی
وہ زبیر ہیں۔ زبیر شہید ہوئے سنہ ۳۶ھ میں اس وقت
عمر اُنکی ۶۷ سال کی تھی۔

تیسرے عبد الرحمن بن عوف ہیں۔ اُنکا نام
جاہلیت میں عبد الکعبہ تھا اور بعضوں نے کہا عبد الحارث
اور بعضوں نے عبد عمرو لکھا ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انکا نام عبد
الرحمن رکھا۔ ساٹھہ سال انکے جاہلیت میں
گزرے اور ساٹھہ سال اسلام میں۔ عبد الرحمن
ابن عوف کے پیچھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے نماز پڑھی ہے۔ اور روایت کی اُنہوں نے
۶۵ حدیثیں تھیں۔ اور انتقال ہوا اُنکا سنہ ۳۱ھ میں

زینۃ المجالس مین لکہا ہے کہ وہ بچھتر سال کے تھے مگر حساب کرنے سے اکیس بیس سال کی عمر ہوتی ہے۔ فافہم۔

چوتھے سعد بن ابی وقاص ہین کنیت انکی ابو اسحق ہے اور انکے دونون بہائی عامر اور عمیر مسلمان تھے۔

جب سعد اسلام سے مشرف ہوئے اسوقت عمر انکی سترہ سال کی تھی اور ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سعد بن ابی وقاص ہزار سوار کے مقابلہ مین تھے انتقال ہوا انکا عقیق مین جو مدینہ منورہ سے دس میل ہے۔ اور عمر انکی ساٹھ سال کی تھی۔

انتقال ہوا انکا ۵۵ھ مین اور روایت کی انہون نے دوسو ستر حدیثون کی۔

پانچوین سعید بن زید ہین کنیت انکی ابوالعادر تھی۔ انتقال فرمایا سعید نے عقیق مین اور دفن ہوے مدینہ منورہ مین سنہ ۵۱ھ مین اور روایت کی انہون نے اڑتالیس حدیثونکی۔

چھٹوین ابوعبیدہ بن جراح ہین نام انکا جاہلیت اور اسلام مین عامر تھا۔ اور ابوعبیدہ کنیت انکی تھی۔ انتقال ہوا انکا حضرت عمر کی خلافت مین سنہ ۱۸ھ مین۔ اور اسوقت عمر انکی اٹھاون سال کی تھی۔ اور عشرہ مبشرہ سے چار صحابیونکا حال اوپر مذکور ہوا وہ حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت عمر اور حضرت عثمان اور حضرت علی

رضی اللہ عنہم اجمعین ہیں۔

حال حمزہ و عباس رضی اللہ عنہما کا

حضرت عباس بن عبد المطلب رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے تین سال بڑے تھے اور شرح مہذب میں لکھا ہے کہ دو سال یا تین سال بڑے تھے۔ انتقال فرمایا حضرت عباس نے ۳۲ھ میں اور شرح مہذب میں ہے کہ بعضوں نے کہا کہ انتقال ہوا انکا ۳۴ھ میں اسوقت وہ اٹھاسی سال کے تھے اور بقیع میں دفن ہوئے۔ اور عباس بن مرداس بھی صحابہ تھے اور انکی بھی قبر بقیع میں ہے۔

حضرت حمزہ بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا تھے اور آپ کے رضاعی بھائی بھی تھے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بارہ چچا تھے۔ اسلام لائے حمزہ نبوت کے دوسرے سال اور شہید ہوئے جنگ احد میں ۳ھ میں یعنی ہجرت کے بتیس ماہ بعد شہید ہوئے۔ اسوقت عمر انکی ۵۹ سال کی تھی۔ اور حمزہ بن عمرو اسلمی بھی صحابی تھے۔

مختصر ذکر تعداد احادیث مرویہ از اجلہ صحابہ

مسامرات میں ہے کہ ابوبکر صدیق نے روایت کی ۱۴۲ حدیثوں کی۔

اور روایت کی عمر بن خطاب نے ۵۳۲ حدیثوں کی۔

اور عثمان بن عفان نے ۱۴۶ حدیثوں کی۔

اور علی بن ابیطالب نے ۵۸۶ حدیثوں کی۔

اور سعد بن ابی وقاص نے ۲۷۱ حدیثوں کی۔

اور زبیر بن العوام نے ۳۸ حدیثوں کی۔

اور طلحہ بن عبید اللہ نے ۳۸ حدیثوں کی۔

اور ابو عبیدہ بن جراح نے ۱۴ حدیثوں کی۔

اور عبد الرحمن بن عوف نے ۶۵ حدیثوں کی

اور سعید بن زید بن عمرو بن نفیل نے ۴۸ حدیثوں کی

اور انس بن مالک نے ۲۲۸۶ حدیثوں کی۔

اور عبد اللہ بن عباس نے ۱۶۶۰ حدیثوں کی۔

اور اسامہ بن زید مولی رسول اللہ نے ۱۲۸ حدیثوں کی۔
اور ثوبان مولی رسول اللہ نے ۱۲۸ حدیثوں کی۔
اور ابو رافع مولی رسول اللہ نے ۶۸ حدیثوں کی۔
اور سلمان فارسی نے ۶۰ حدیثوں کی۔
اور عباس بن عبد المطلب نے ۳۵ حدیثوں کی۔
اور عبد اللہ بن جعفر نے ۲۵ حدیثوں کی۔
اور فضل بن عباس نے ۲۴ حدیثوں کی۔
اور شعبہ مولی رسول اللہ نے ۱۴ حدیثونکی۔
اور حسن بن علی نے ۱۳ حدیثوں کی۔
اور حسین بن علی نے ۸ حدیثونکی
اور سلمی مولی رسول اللہ نے ۷ حدیثونکی۔
ورزید بن حرثہ مولی رسول اللہ نے ۴ حدیثوں کی۔

اور عبید مولی رسول اللہ نے ۳ حدیثوں کی۔

اور احمد مولی رسول اللہ نے ۳ حدیثوں کی۔

اور ابو سلمی راعی رسول اللہ نے ۲ حدیثوں کی۔

اور مہران مولی رسول اللہ نے ۱ حدیث کی

کیسا مولی رسول اللہ نے ۱ حدیث کی

اور ابو اثیلہ مولی رسول اللہ نے ۱ حدیث کی

اور حضرت خدیجہ اُم المومنین رض نے ۱ حدیث کی۔

اور حضرت حمزہ کی بیٹی رض نے ۱ حدیث کی۔

اور عقیل بن ابی طالب نے ۶ حدیثوں کی۔

اور حضرت عائشہ ام المومنین نے ۲۲۱۰ حدیثوں کی

اور ام سلمہ اُم المومنین رض نے ۳۷۸ حدیثوں کی۔

میمونہ ام المومنین رضؓ نے	۷۶	حدیثوں کی
حفصہ ام المومنین رضؓ نے	۶۰	حدیثوں کی
ام ہانی بنت ابی طالب رضؓ نے	۴۶	حدیثوں کی
حضرت فاطمہ زہرا رضؓ نے	۱۸	حدیثوں کی
زینب بنت جحش ام المومنین رضؓ نے	۱۰	حدیثوں کی
ضباعہ بنت زبیر رضؓ نے	۱۱	حدیثوں کی
صفیہ ام المومنین رضؓ نے	۱۰	حدیثوں کی
جویریہ ام المومنین رضؓ نے	۱۷	حدیثوں کی
سودہ ام المومنین رضؓ نے	۵	حدیثوں کی
میمونہ بنت ابی لہب رضؓ نے	۳	حدیثوں کی

متفق علیہ نسب نامۂ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

سیدنا محمد بن عبداللہ بن عبدالمطلب بن ہاشم بن عبدمناف
ابن قُصَیّ بن کِلَاب بن مُرّہ بن کَعب بن لُؤَی بن غالب
ابن فِہر بن مالک بن نَضر بن کِنانہ بن خُزَیمہ بن مُدرِکہ
ابن الیاس بن مُضَر بن نزار بن معد بن عدنان —

حضرات عشرہ مبشرہ کا نسب بالاختصار

انلوگون کا نسب وہان تک بیان کیا جاویگا کہ جہان
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نسب سے انلوگون کا نسب
ملتاہی یعنے نسب صحابہ کا اوس نام تک ذکر کرکے اکتفا
کیا جاویگا کہ جس نام مین نسب مجتمع ہوگا۔ جیسے نام قصی کا
ہی کہ عبدالرحمن بن عوف کا نسب اسی نام مین آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کے نسب سے ملتاہی یعنے اوسی نام مین اجتماعِ
نسب ہوتا ہے —

جو لوگ کہ قریب النسب ہیں انکا ذکر بترتیب یکے بعد دیگرے کیا جاویگا۔ اور سب سے زیادہ قریب النسب حضرت علی ہیں۔

نسب حضرت علی کا

علی بن ابیطالب عبد مناف بن عبد المطلب۔

اور بعید النسب حضرت عثمان ہیں۔

نسب حضرت عثمان کا

عثمان بن عفان بن ابی العاص بن امیہ بن عبد شمس بن عبد مناف۔

اور ان سے بعید زبیر اور عبد الرحمن ہیں۔

نسب زبیر کا

زبیر بن العوام بن خویلد بن اسد بن عبد العزی بن قصی

نسب عبدالرحمن کا

عبدالرحمن بن عوف بن عبدعوف بن حارث بن

زہرہ بن قصی —

اوران دونون بزرگوارون سے زیادہ بعیدالنسب

سعد بن ابی وقاص ہین —

نسب سعد بن ابی وقاص کا

سعد بن مالک بن اہیب بن عبدمناف بن کعب بن

زہرہ بن کلاب —

اورانسے بعیدالنسب زیادہ ابوبکر صدیق اورطلحہ ہین

نسب ابوبکر صدیق کا

ابوبکر صدیق عتیق بن ابی قحافہ عثمان بن عامر بن عمرو

نسب طلحہ کا

طلحہ بن عبید اللہ بن عثمان بن عمرو۔ اور وہی
کعب بن سعد بن تیم بن مرہ ہین۔ اور اون
دونون بزرگوارون سے بعید النسب حضرت
عمرؓ و سعیدؓ ہین۔

نسب حضرت عمر کا

عمر بن خطاب بن نفیل۔

نسب سعید کا

سعید بن زید بن عمرو بن نفیل۔
اور نفیل وہی عبد العزی بن رباح عبد اللہ بن قرط
ابن زراح بن عدی بن کعب ہین۔ اور اونسے
بعید النسب ابو عبیدہ ہین۔

نسب ابو عبیدہ کا

ابو عبیدہ بن عبد اللہ بن الجراح بن کعب بن ضبة
ابن حارث بن فہر

نسب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی والدہ کا

آمنہ بنت وہب بن مناف بن زہرہ بن کلاب بن مرہ۔

نسب آنحضرت کی رضاعی والدہ کا

اور وہ حلیمہ سعدیہ بنت ابی ذویب عبد اللہ بن حارث
ابن شیحہ بن جابر بن رامہ بن ناصرہ بن سعید بن بکر بن
ہوازن بن منصور بن عکرمہ بن حفصہ بن قیس بن
عیلان بن مضر ہیں۔ رضی اللہ عنہا۔

نسب آنحضرت کی رضاعی والد کا

اور وہ حارث بن عبد العزی بن رفاعہ بن فلان بن
ناصرہ بن سعید بن بکر بن ہوازن بن منصور بن عکرمہ

بن خصفہ بن قیس بن غیلان بن مضر

تحقیق بعض اسمائے صحابہ و علمائے کرام

واضح ہو کہ اکثر صحابہ کرام و علمائے اعلام کنیتوں کے ساتھ معروف و مشہور ہیں۔ اسلئے فقیر نے ان کے ناموں کو برائے توضیح یہاں پر نزہۃ المجالس سے نقل کر کے تحفۂ ناظرین کیا۔

ابو ایوب انصاری کا نام خالد بن زید تھا۔ قبر انکی روم میں ہے

ابو بَرزہ اسلمی کا نام نضلہ تھا۔

ابو موسیٰ اشعری کا نام عبد اللہ بن قیس تھا۔

ابو جُحَیفہ کا نام وہب بن عبد اللہ تھا۔

ابو الجعد کا نام افلح تھا جو حضرت عائشہ کی رضاعی چچا تھے

ابو بکرہ کا نام نُفیع تھا۔ بصرہ میں وہ مدفون ہیں۔

ابو الدرداء کا نام عویمر بن مالک تہا۔ شرح مہذب مین لکہا ہے کہ ابو الدرداء فقیہ تہے۔ اور دمشق مین حضرت عثمان کیطرف سے قاضی تہے۔ انتقال ہوا انکا سنہ ۳۲ ہجری

ابو ذر کا نام جندب بن جنادہ تھا۔

ابو سعید خدری کا نام سعد بن مالک تہا۔

ابو طلحہ انصاری کا نام زید بن سہل تہا۔

ابو قتادہ کا نام حارث تہا۔ بعضون نے کہا نعمان تہا

ابو لبابہ کا نام بلال تہا۔ بعضون نے کہا داؤد تہا اور وہ جنگ بدر مین حاضر تہے۔ مہمات مین لکہا ہے کہ نام اونکا سنان تہا۔

ابو ہریرہ کا نام عبد الرحمن تہا اور بعضون نے کہا عبد شمس

ابو امامہ کا نام صدی تہا۔ روایت کی انہون نے

ایکسو پچاس حدیثون کی ۔

ابو تراب نخشبی کا نام عسکر تھا۔ شہر نخشب مین اونکا انتقال ہوا سنہ ۲۴۵ھ مین ۔

ابو زرعہ حافظ کا نام عبد اللہ بن عبد الکریم تھا۔

ابو سلیمان دارانی کا نام عبد الرحمن تھا۔ اونکا انتقال ہوا سنہ ۲۱۵ھ مین ۔

ابو یزید بسطامی کا نام طیفور بن عیسی تھا۔ انتقال فرمایا انہون نے سنہ ۲۶۱ھ مین ۔

ابو علی روزباری کا نام محمد بن احمد تھا۔ روزبار ایک گاؤن ہی بغداد مین ۔ انتقال ہوا اونکا سنہ ۳۲۳ھ مین ۔

ابو عبد الرحمن سلمی کا نام حسین بن محمد تھا۔ انتقال فرمایا انہون نے سنہ ۴۱۲ھ مین ۔

امام ابوحنیفہ کا نام نعمان بن ثابت تھا۔ انتقال فرمایا
انھون نے بغداد مین سنہ ۱۵۰ھ مین۔ اور عمر اون کی
اوسوقت ۹۰ سال کی تھی۔ بلا خلاف وہ تابعی ہین
جس جگھہ آپنے انتقال فرمایا اوس جگھہ پر آپ نے
چھہ ہزار ختم قرآن شریف پڑھا۔ اور ایک روایت
مین ہے کہ سات ہزار ختم پڑھے۔

امام مالک کا انتقال ہوا سنہ ۱۹۹ھ مین۔ موطا
شریف اون کی تصنیفات سے یادگار ہے اکثرون
نے اوسکو صحاح ستہ مین شمار کیا ہے۔

امام شافعی کا نام محمد بن ادریس ہے۔ پیدایش
اون کی سنہ ۱۵۰ھ مین ہے اور وفات اون کی
سنہ ۲۰۴ھ مین ہوئی۔ عمر اون کی چون ۵۴ سال کی تھی

امام احمد بن حنبل کا انتقال ہوا ۲۴۱؁ھ مین۔

امام بخاری کا نام ابو عبداللہ محمد بن اسمعیل بن ابراہیم تھا۔ بخاری کو بخاری سے ستر ہزار آدمیون نے سُنا۔ اور اُنکی مجلس مین بیس ہزار آدمی حاضر ہوتے تھے اور روایت کی اونسے ترمذی اور نسائی نے۔

محمد بن بشار نے (جو امام بخاری کے اُستاد ہین) کہا کہ حفاظ دنیا کے چار ہین۔ نیشاپور مین مسلم اور بخارے مین امام بخاری۔ اور رَے مین ابو زرعہ حافظ۔ سمرقند مین دارمی یعنے عبداللہ بن عبدالرحمن

امام مسلم بن الحجاج نیشاپوری کا انتقال ہوا ۲۶۱؁ھ مین۔

امام ترمذی کا نام محمد بن عیسی تھا۔ اُنکا انتقال ہوا ۲۷۹؁ھ مین

امام نسائی کا نام احمد بن شعیب ہی اونکا انتقال ہوا سنہ ۳۰۳ھ مین۔

ابو داؤد کا نام سلیمان ہے اُنکا انتقال ہوا بصرہ مین سنہ ۲۷۵ھ مین۔

ابن ماجہ کا نام محمد بن یزید ہی اُنکا انتقال ہوا سنہ ۲۷۳ھ مین

طبرانی کا نام سلیمان بن احمد ہے اون کے ہزار اوستاد تھے طبرانی منسوب ہی طبریہ کیطرف جو ایک گاؤن بلاد صفد مین ہے شہر اصفہان مین اونکا انتقال ہوا سنہ ۳۶۰ھ مین۔

بزار کا نام احمد بن عمرو ہی رملہ مین اونکا انتقال ہوا سنہ ۲۹۲ھ مین۔

ابن ابی الدنیا محدث کا نام عبد اللہ بن محمد تھا اونکا انتقال ہوا سنہ ۲۸۱ھ مین۔

بیہقی محدث کا نام احمد بن حسین ہے اونکا انتقال ہوا سنہ ۴۵۸ھ مین —

ماوردی کا نام علی بن محمد ہے اونکا انتقال ہوا سنہ ۴۵۰ھ مین

ابو منصور بغدادی استاد کا نام عبد القاہر بن طاہر تھا۔ اُنکا انتقال ہوا سنہ ۴۲۹ھ مین —

خطابی کا نام احمد ہے اونکا انتقال ہوا سنہ ۳۸۸ھ مین

امام قشیری کا نام عبد الکریم ہے اونکا انتقال ہوا سنہ ۴۶۵ھ مین —

دارقطنی کا نام علی ہے بغداد مین اُنکا انتقال ہوا سنہ ۳۸۵ھ مین —

بغوی مفسر کا نام حسین ابن مسعود ہے اونکا انتقال ہوا سنہ ۵۱۶ھ مین —

قاضی ابو الطیب کا نام طاہر بن عبد اللہ ہے اونکا انتقال ہوا ۴۵۰ھ مین اُنکی عمر ایکسو دو سال کی تھی —

امام غزالی کا نام محمد بن محمد ہے اونکا انتقال ہوا ۵۰۵ھ مین —

محب طبری کا نام احمد بن عبد اللہ ہے اونکا انتقال ہوا ۵۷۶ھ مین —

امام رافعی کا نام عبد الکریم بن محمد ہے اونکا انتقال ہوا ۶۲۳ھ مین —

امام رازی کا نام محمد بن عمر و ہے — رازی منسوب ہے رَے کیطرف جیسے بغوی منسوب ہے بغشور کیطرف اونکا انتقال ہوا ۶۰۶ھ مین

ابن صلاح کا نام عثمان بن عبد الرحمن ہے انہون نے کہا کہ کوئی گناہ صغیرہ بین نے اپنی عمر مین نہ کی۔ اونکا انتقال ہوا ۶۴۲ھ مین۔

ابن عبد السلام کا نام عبد العزیز تھا اونکا انتقال ہوا ۶۶۰ھ مین۔

امام نووی کا نام یحییٰ تھا اونکا انتقال ہوا ۶۷۶ھ مین۔

سہروردی کا نام عمر بن محمد ہے عوارف المعارف علم تصوف مین اونکی یادگار ہے۔ اونکا انتقال ہوا ۶۳۲ھ مین۔

امام قرطبی کا نام محمد بن احمد ہے۔ اونکا انتقال ہوا ۶۷۱ھ مین۔

ابن رفعہ کا نام احمد بن محمد ہے اونکا انتقال

ہوا ۷۱۶ھ مین—

امام سبکی کا نام علی بن عبد الکافی ہے اونکا
انتقال ہوا ۷۵۶ھ مین—

اسنوی کا نام عبد الرحیم ہے اونکا انتقال
ہوا ۷۷۲ھ مین—

امام یافعی کا نام عبد اللہ ہے مکہ مین اونکا
انتقال ہوا ۷۶۸ھ مین—

اصفونی کا نام عبد الرحمن ہے اونکا انتقال
ہوا ۷۵۰ھ مین—

بلقینی کا نام عمر بن رسلان ہے اونکا انتقال
ہوا ۸۰۵ھ مین—

دمیری کا نام محمد بن موسی ہے اونکا انتقال

ہوا سنہ ھ میں۔
حصنی کا نام ابوبکر ہی اونکا انتقال ہوا سنہ ھ میں
واللہ اعلم بالصواب والیہ المرجع والمآب

سطرے چند از کاتب سطور ابوالبشر
صانہ اللہ تعالے عن الضرر والخطر

یہ رسالہ موسوم بہ لب التواریخ جسکی کتابت
ابھی ابھی میرے قلم سے اختتام کو پہنچی۔
ایک دلپسند چھوٹا سا تاریخی رسالہ ہے جسکی
بنا معتبر کتابون کی مضبوط روایتون سے
مستحکم کی گئی۔ باوجود اختصار کے یہ رسالہ

جمیع انبیاء علیہم السلام کے احوال کو حاوی و محیط ہے۔ الحق ہمارے محب۔ نوجوان مولف۔ مولوی حافظ عبدالاول نے اپنی تھوڑی سی محنت اور وقت صرف کر کے اس رسالہ کو تیار کیا جو ہمیشہ ایک یادگار رہیگا۔ خداوند تعالی مولف کو جزا اور مولف کو مقبولیت۔ کاتب کو اجر ناظرین کو منفعت عطا فرمائے آمین ثم آمین

ماہ صفر ۱۳۰۹ھ

خاتمة الطبع

الحمد للہ و المنہ کتاب ہذا مطبع اعظم المطابع جونپور میں حسب الحکم جناب مولوی محمد محسن صاحب مالک مطبع کے ماہ ربیع الاول ۱۳۰۹ھ میں چھاپی گئی